جلد ۳۴ | ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۹

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

مجھ کو اک آتش فشاں پُرولولہ دل کی تلاش

قادیان ۲۶ اپریل۔ آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل تازہ کلام عزیز فصیح الدین ابن قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس سے مجلس پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ایڈیٹر

ہمنشیں تجھ کو ہے اک پُرامن منزل کی تلاش — مجھ کو اک آتش فشاں پُرولولہ دل کی تلاش

سعیٔ پیہم اور کنجِ عافیت کا جوڑ کیا — مجھ کو ہے منزل سے نفرت تجھکو منزل کی تلاش

ڈھونڈتی پھرتی تھی شمعِ نور کو محفل کبھی — اب تو ہے خود شمع کو دُنیا میں محفل کی تلاش

یا تو سرگرداں تھا دل جستجوئے یار میں — یا ہے اُس یارِ ازل کو خود مرے دل کی تلاش

میں وہ مجنوں ہوں کہ جس کے دل میں ہے گھر یار کا — اور ہوگا وہ کوئی جسکو ہے محمل کی تلاش

گلشنِ عالم کی رونق ہے فقط انسان سے — گُل بنانے ہوں اگر تُو نے تو کر گِل کی تلاش

اُس رخِ روشن سے مٹ جاتی ہیں سب تاریکیاں — عاشقِ سِفلی کو ہے کیوں اُسمیں اِک تِل کی تلاش

آسمانی ہیں عدو میرا زمینی۔ اس لئے
میں فلک پہ اُڑ رہا ہوں اُسکو ہے بِل کی تلاش

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن کسی قدر دردِ نقرس کی شکایت ہے مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی [illegible] صاحب مبلغ صوبہ بہار میں سلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

آج صبح مسجد نور میں جماعت نہم کی دینیات کلاس کا ہفتہ واری جلسہ ہوا۔ جس میں طلباء نے مشق تقریریں کیں۔

آج دوپہر کو ملک مولا بخش صاحب نے اپنے بیٹے ملک سخاوت احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ مدعوین کی مصروفیتوں کے پیش نظر گیارہ بجے سے ایک بجے تک کا وقت کھانے کے لئے رکھا گیا۔ عام حالات میں یہ طریق بہت مفید ہے۔

معاون عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... سلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم ارشاد

اپنے بچوں کو مبلغ اسلام بنانے کیلئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرو

قادیان ۲۶ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے داخل کرنے کی تحریک فرمائی۔ چونکہ مدرسہ احمدیہ میں طلباء کا داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ جلد سے جلد بچے داخل ہو جائیں۔ اس لئے حضور کے خطبہ کا خلاصہ فوری طور پر شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

فرمایا۔ میں نے پچھلے سال جماعت کو مدرسہ احمدیہ میں لڑکے داخل کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ اگر تم اپنے لڑکے پیش نہ کرو گے۔ تو ہم مبلغ کہاں سے لائیں گے۔ اس سال خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق عطا فرمائی اور چالیس کے قریب لڑکے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہو گئے۔ لیکن آج جب میں نے پتہ لیا۔ تو معلوم ہوا اس سال ابھی تک صرف چھ لڑکے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ چونکہ کچھ لڑکے نکل بھی جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ قریباً قریباً اس جماعت کا بند کر دینا زیادہ اچھا ہوگا۔ بہ نسبت اس کے جاری کرنے کے کیونکہ دو تین لڑکوں کے لئے کسی کلاس کے کھولنے کے کوئی معنے ہی نہیں ہوتے۔ مگر دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ جماعتیں ہم سے آدمی مانگتی ہیں۔ جب کبھی کوئی شخص ملتا ہے تو یہی کہتا ہے۔ کہ یہاں کے ناظر بڑے سست ہیں۔ انجمن بڑی سست ہے۔ ہم چٹھیاں لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ مگر میں حیران ہوں۔ ان کے دماغ میں کوئی فتور ہے یا روحانیت میں کمی کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر ہم لڑکے نہیں بھجوائیں گے۔ تو وہ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے۔

کئی الوؤں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ لٹھ لیکر عورت کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ روٹی کیوں نہیں پکاتی۔ حالانکہ وہ آٹا ہی نہیں لائے ہوتے۔ وہ غصہ میں مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیتے ہیں۔ مگر انہیں یہ خیال ہی نہیں ہوتا۔ کہ انہوں نے آٹا لاکر نہیں دیا۔ یا اپلے لاکر نہیں دیئے۔ پھر وہ روٹی پکائے تو کس طرح۔ یہی حال اس وقت جماعت کا ہے۔ ہر فرد بشر شور مچا رہا ہے۔ کہ ہائے ہمیں مولوی نہیں بھیجتے ہمیں مبلغ نہیں بھیجتے۔ حالانکہ الزام خود ان پر آتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو دین کی بجائے دنیا کی طرف بھیجتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہماری طرف مولوی بھیجو۔

حضور نے فرمایا۔ اگر تمہاری مبلغ سے مراد ایک مسلمان مبلغ ہے۔ اگر تمہاری مبلغ سے مراد علم دین پڑھا ہوا انسان ہے۔ تو وہ نہیں آسکتے۔ جب تک تم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہ بھیجو گے۔ ہر دفعہ جو تم شکایت کرو گے۔ اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ تم عقل کا منہ چڑا رہے ہو۔ ہر دفعہ جو تم مبلغ مانگو گے۔ اس کے معنے یہ ہونگے کہ تم حقائق سے انکار کر رہے ہو۔ کیونکہ مبلغ لڑکوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جبتک کوئی جماعت اپنے لڑکے دینے کے لئے تیار نہیں اس وقت تک اس جماعت کا یہ حق بھی نہیں کہ وہ اپنے لئے مبلغ مانگے۔ کہتے ہیں کہ سوتے کو جگانا آسان ہوتا ہے۔ مگر جاگتے ہوئے کو جگانا ناممکن ہوتا ہے۔ اگر تم سوئے ہوئے ہوتے۔ تو میرے وعظ و نصیحت سے کبھی کے جاگ جاتے۔ مگر تم جاگتے ہوئے مچلے بن رہے ہو۔ اور میرے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں۔ جس سے میں مچلے کو جگا سکوں۔

یاد رکھو اگر تم خدا تعالیٰ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل بننا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے۔ کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر تارکول ملا جائے۔ اور تمہیں ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑے۔ اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں ذلیل ہونا پڑے۔ تو تمہیں اپنی ذمہ واری کو جلد سے جلد سمجھ لینا چاہیئے۔ اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی اولادوں کو پیش کر دینا چاہیئے اب وقت ہے۔ کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی دنیا داری کی روح کو کچل دو۔ ورنہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ایک جھوٹا دعویٰ ہے۔ وہ ایک لاف ہے۔ وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے۔ اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے۔

نوٹ:۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں اینگلو ورنیکلر مڈل پاس لڑکے داخل کئے جاتے ہیں۔ اس سال جن احباب کے بچوں نے مڈل پاس کیا ہے۔ وہ خاص طور پر حضور کے مخاطب ہیں۔

مکرم مولوی محمد صادق صاحب کی کلکتہ سے روانگی

کلکتہ (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی محمد صادق صاحب نے اپنی روانگی کے متعلق جو خط روانہ کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ میں جمعہ کے روز بذریعہ کلکتہ میل قادیان کے لئے روانہ ہوں گا انشاء اللہ۔ اس لحاظ سے جناب مولوی صاحب اتوار کی دوپہر کو امرتسر پہنچ جائیں گے۔ اور ۵½ بجے شام کی گاڑی سے قادیان آنے کی توقع کی جاتی ہے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے استقبال شایان شان کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر پہنچ جائیں۔

کراچی کے ایک اخبار کا نوٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو پیغام الفضل میں وزارتی مشن اور ہندوستانیوں کا فرض کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کو کراچی کے ایک اہم اخبار "نظام" نے مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ شائع کیا ہے "اخبار الفضل قادیان میں "پارلیمنٹری مشن اور ہندوستانیوں کا فرض" کے عنوان سے ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ جو سیاسی نقطہ نظر سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس مضمون میں پاکستان کی اہمیت اور مسلمانان ہند کے مطالبہ پر نہایت واضح طور پر بحث کی گئی ہے۔ قارئین نظام کے مطالعہ کے لئے ہم اسے من وعن ذیل میں درج کرتے ہیں (الدہ)

طلباء کالج۔ اور۔ قائدین مجالس

تمام ایسے احمدی طلباء جو اس سال ایف اے ایف ایس سی۔ بی اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے ناموں سے فوری طور پر شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔ قائدین و زعماء مجالس بھی ایسے طلباء کے نام شعبہ ہذا کو فوری طور پر ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

احمدی بچو! سنو اپنے امام کی آواز

۱۔ سچائی کو اپنا معیار قرار دو (الفضل ۱۰ اپریل ۳۸ء)۔

۲۔ جھوٹ نہ بولو کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے (الفضل ۱۳ اپریل ۳۸ء)

۳۔ اگر تم اچھا لڑکا بننا چاہتے ہو۔ تو تم اپنے اخلاق درست کرو اور یاد رکھو کہ سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے (الفضل ۲۲ اپریل ۳۹ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

۲۲ر ماہ شہادت

ابتداء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حدیث نبوی میں شہید فی سبیل اللہ کے علاوہ مذکورہ اقسام شہید کی وضاحت فرمائی۔ اور بتلایا کہ اگر غور کیا جائے تو ان شہداء میں قدر مشترک حادثہ کا ہونا ہے۔ حوادث لوگوں کی نظر کو کھینچ لیتے ہیں۔ ان سے دلوں میں تہلکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کی نظریں ادھر لگ جاتی ہیں۔ جس طرح مال و عزت کی حفاظت میں قتل ہونے والا بہادری کی وجہ سے مشہور ہوتا ہے۔ اسی طرح غیر معمولی حادثہ سے مرنے والا بھی لوگوں کے رحم اور ترس کو جذب کر لیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ناگہانی موت سے پناہ مانگی۔ حالانکہ راہ خدا میں قتل ہونے کی تمنا ظاہر فرمائی ہے۔ اگر حادثہ کی موت سے مرنے والا بھی ویسا ہی شہید ہوتا۔ تو حضور علیہ السلام یہ فرق نہ فرماتے۔

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت یہی تھی۔ کہ حضور اپنے دائیں طرف والے کو پہلے چیز دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے آپ کے تبرک لینے میں کوشش کرنے کا ذکر ہوتا رہا۔ مولوی برکت علی صاحب لائق نے بتایا کہ لدھیانہ میں ایک قوم عاد کے نام سے موجود ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس عاد کا قرآن مجید میں ذکر ہے وہ عرب تھے چند منٹ اشتراک الفاظ پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دوست نے سود کے بارے میں تحریری طور پر چند سوال کئے۔ حضور نے سود کی حقیقت تفصیل سے بیان فرمائی۔ اور ہر ایک سوال کا نمبر وار جواب ارشاد فرمایا۔ اسی ضمن میں الشغار یعنی بالمقابل نکاح کی بھی تشریح بیان فرمائی

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے بوہرہ قوم کے اس طریق کا ذکر کیا۔ کہ وہ قرضہ کی واپسی پر کچھ زائد ادا کر دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ بغیر مقرر کرنے کے از خود زائد دے دینا مسنون طریق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق تھا۔ ایک دوست نے بیان کیا۔ کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب بھی قرضہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ زائد ضرور دیدیتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ شرط نہ ہو تو جائز ہے بلکہ پسندیدہ ہے۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک بات میں مدت سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر پھر ڈر جاتا ہوں۔ کل سے پھر اس کے بیان کرنے کا طبیعت میں جوش ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بات بتا کر فرمایا تھا کہ اسے بیان نہ کرنا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو آپ نے وہ بات سنائی تھی۔ اور مجھے بھی بتائی تھی۔ جن حالات میں حضور نے اس کے بتانے سے منع فرمایا تھا وہ تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور وہ بات اپنے ظہور سے ایک نشان صداقت ہے۔ میں ۲½ سال سے اسی خلش میں ہوں کہ بیان کروں یا نہ کروں حضرت ام المومنین رض نے فرمایا ہے کہ اب جبکہ حالات بدل گئے ہیں تو بیان کر دینے میں کیا حرج ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اگر بیان کرنے کے لئے شرح صدر حاصل ہو جائے تو کل بیان کر دوں میں بھی دعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد ایک صاحب کے سوال پر کہ نظر لگ جانے کے بارے میں اصل کیا ہے۔ حضور نے تشریح سے نظر لگنے اور توجہ و مسمریزم کے متعلق بیان فرمایا۔ اسی سلسلہ میں تعویذ کا بھی ذکر آیا۔ بہت سے تجربات اور واقعات بھی حضور نے بیان فرمائے۔ ایک صاحب نے

کہا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ حضور نبی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ یہ آداب کے خلاف ہے۔ جو بات اللہ تعالےٰ نے نہیں کہی۔ اس کا کہنا سوء ادبی ہے۔ یہ تقدم علی اللہ ہے۔ اور بڑی خطرناک چیز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن اپنے جذبات کو امر الٰہی کے تابع رکھتا ہے۔ مولوی لیث احمد صاحب کلکتہ نے دریافت کیا کہ غیر احمدی والدین کے لئے دعا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مشرک اور بمنزلہ مشرک کے لئے استغفار کو ناجائز کہا ہے جنازہ ایک شرعی عبادت ہے۔ جو نبی کے منکر کے حق میں جائز نہیں۔ البتہ احسان کے بدلہ میں دعا ایک طبعی بات ہے۔ اور میں عام غیر احمدی والدین کے حق میں دعا جائز سمجھتا ہوں۔ مومن رب اغفر لی ولوالدی کہے گا۔ اگر قریب کے ماں باپ اس دعا کے مستحق نہ ہونگے تو اوپر کے بزرگوں کے حق میں منظور ہو جائے گی۔ ایک دوسرے صاحب کے سوال پر حضور نے فرمایا کہ باپ خواہ غیر احمدی ہو اس کا جنازہ اٹھانا اور دفن کرنا فرض ہے۔ غیر احمدی ماں باپ کی طرف سے صدقہ جاریہ دینا بھی جائز ہے۔ احسانات کی یاد پر دعا خود بخود دل سے نکلتی ہے ایک طالب علم نے حضور کے لیکچر اقتصادی نظام پر ایک سوال کیا جس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ روسی حکومت کا دائرہ ملکی ہے۔ اس لئے وہ دوسرے ممالک سے ہمدردانہ سلوک نہیں کر سکتی۔ مگر اسلامی نظام تو سب قوموں اور ملکوں کے لئے ہوگا۔ اس لئے اس میں کسی ملک کو ترقی سے نہ روکا جائیگا۔ اور نہ اسلامی نظام کسی ملک کا رقیب ہوگا۔ مولوی نور الحق صاحب نے عرض کیا کہ جہاں ہڈی اور گوبر سے استنجا منع کیا گیا ہے۔ وہاں الجن کا کھانا بھی کہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں بتا چکا ہوں کہ یہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ بلحاظ مخلوق ہونے کے ان پر اخوان کا اطلاق ہوا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ دشمن میرے پیچھے

پڑے ہوئے ہیں میرے لئے دعا کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ پورے طور پر اللہ کے ہو جائیں تو آپ محفوظ ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود دشمنوں کا مقابلہ کریگا۔ ایک صاحب نے کہا کہ یہ ہجرت کر آئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس طرح ہر مخالفت پر ہجرت کر جانا تو بزدلی ہے۔ پھر تبلیغ کس طرح وسیع ہوگی۔ ہجرت تو مرکز کی مضبوطی کے لئے ہوتی ہے۔

۲۳ر ماہ شہادت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بعد نماز مغرب حسب معمول مسند پر تشریف فرما ہوئے زود نویسی کی دقتوں کا ذکر شروع ہو گیا۔ حضور نے فرمایا ہمیں اچھے زود نویس نہیں ملتے مولوی محمد یعقوب صاحب اچھا لکھ لیتے ہیں۔ مگر اب کچھ کمزور ہو گئے ہیں۔ ایک دوست نے ذکر کیا کہ حیدر آباد میں اردو کے شارٹ ہینڈ کا نیا طریقہ ایجاد ہوا ہے۔ حضور نے سیٹھ محمد اعظم صاحب کو توجہ دلائی کہ اس [illegible] تحقیقات کرکے اطلاع دیں۔ اسی ضمن میں حضور نے احادیث کے راویوں کے حافظہ کے کمال کا ذکر فرمایا۔ اور آجکل کے حافظہ کی کمزوری کا مقابلہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کو خاص قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ عرب لوگ تحریر کو عیب سمجھتے تھے۔ اور زبانی حفظ کو خوبی۔ موجودہ زمانے کا بڑا عیب حافظہ کی کمزوری ہے۔

سیالکوٹ کے ایک دوست نے کسی مست شخص کا ذکر کیا۔ کہ اس نے لوگوں کو بتایا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں اور ان کی بیعت کرنا ضروری ہے۔ جب اس سے کہا گیا کہ آپ خود کیوں بیعت نہیں کرتے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میرے لئے ضروری نہیں۔ اوروں کے لئے ضروری ہے سائل نے دریافت کیا کہ ایسے شخص کے مرجانے پر اس کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟ حضور

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ابن صیاد کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جو حکم غیر احمدی کے جنازہ کا ہے۔ وہی اس کے جنازہ کا ہے۔ اس میں ایک پہلو جنون کا ہوتا ہے اور ایک پہلو عقل کا۔ اس کو یہ تو بتا دیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ مگر یہ اس کا جنون ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بیعت ضروری نہیں سمجھتا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے امرتسر کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ جس نے کہا تھا۔ کہ مجھے روزانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ مگر انہوں نے کبھی نہیں فرمایا۔ کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ اس شخص کے اپنے اس بیان میں سچے اور غیر پاگل ہونے کا ثبوت یہ ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے قرآن مجید کی مشکل آیات پیش کرکے ان کے معارف دریافت کرے۔ اور انہیں شائع کرے۔ میں بھی ان مشکل آیات کی تفسیر شائع کرونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ اور آپ سے زیادہ کوئی شخص معارف قرآنی جاننے والا نہیں۔ لیکن اگر یہ شخص کوئی ایسے معارف شائع نہ کر سکا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان ہوں۔ تو صاف کھل جائے گا کہ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوتی۔ اس پر وہ شخص خاموش ہوگیا۔

حضور نے انگلستان کے نومسلم عبداللہ کوئلم صاحب کا واقعہ بھی سنایا۔ جو انہیں ایک سپرچولسٹ سے پیش آیا تھا۔ ان سے ارواح کو بلانے والے کسی شخص نے کہا۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو بلا دیتا ہوں۔ جب وہ روح حاضر ہوگئی۔ تو عبداللہ صاحب نے پوچھا۔ کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت سننا چاہتا ہوں۔ روح نے جواب دیا۔ کہ سورۃ فاتحہ مجھے بھول گئی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ فرضی روح ہوتی ہے۔ اس پر بعض دماغی بناوٹوں کا تذکرہ مجلس میں ہوتا رہا۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب اور ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے بھی بعض واقعات سنائے۔ ایک دوست نے دریافت کیا کہ آیت قرآنی انہ لما قام عبد اللّٰہ یدعوہ میں عبداللہ سے کون مراد ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مراد ہیں۔

موضع میانی ضلع سیالکوٹ کے ایک شخص نے یہ شکایت کی۔ کہ میں غریب ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ نہیں ملتا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ مجھ سے ملاقات کے لئے تو غریب سے غریب بھی آتے ہیں۔ آج میں نے ۷۰ آدمیوں سے ملاقات کی ہے۔ کیا آپ نے دفتر میں نام نہیں لکھایا تھا۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری نے عرض کیا۔ ان کا نام تھا۔ اور ان کی ملاقات منظور ہو چکی تھی۔ مگر چونکہ کچھ ملاقاتیں تنگیٔ وقت کے باعث ظہر کے بعد کے وقت پر ملتوی ہوگئی تھیں۔ یہ بھی ان ہی میں تھے۔ ظہر کے بعد دوسرے دوست تو آئے۔ اور ملاقات کر گئے۔ لیکن یہ صاحب خود تشریف نہیں لائے۔ شکایت کرنے والے صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ بعض لوگ یوں غریب ہوتے ہیں مگر ان کی طبیعت امیر ہوتی ہے۔ خود بادشاہوں والا طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور شکایت یہ ہوتی ہے۔ کہ غریبوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ شیطان کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ انہ یراکم ھو و قبیلہ اس کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ مومن نیک ظنی کا عادی ہوتا ہے۔ اور شیطان بدظنی کا۔ دشمن کی شرارتیں بھی مومن اپنے تصور میں نہیں لاتا۔ بے شک دوسروں کے عیب کو نہ دیکھنا خوبی ہے۔ لیکن دشمن اس طریق سے مومنوں کو ضرر پہنچا سکتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے کامل تعلق پیدا کیا جائے۔

قریشی محمد حنیف صاحب نے دو رویا سنائے۔ ایک بنگال کے کسی دوست کا تھا اور ایک ان کا اپنا۔ حضور نے فرمایا خوابیں تو تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ بہرحال اس وقت ساری قومیں ترقی حاصل کرنے کی خواہش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

سیٹھ محمد فاضل صاحب سکندرآباد نے عربی کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے منجملہ دیگر علمی دلائل کے ایک دلیل کی وضاحت میں فرمایا۔ عربی زبان کی بنیاد فلسفہ پر ہے۔ اور ایسی زبان ابتدائی ہی ہو سکتی ہے۔ یہ بات کسی اور زبان کو حاصل نہیں اسی سلسلہ میں عربی اور عبرانی کے فرق پر بھی گفتگو ہوتی رہی۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے عرض کیا کہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب احمدؐ نے قرآن مجید حفظ کر لیا ہے۔ حضور نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آج کل بورنیو میں ہیں۔

حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی۔ کہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا بخیریت کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے ایک خاص بات کے بتانے کے متعلق بتصورات شرح صدر آج کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ دعا کر رہا ہوں۔ ابھی شرح صدر نہیں ہوا۔

ایک دوست نے دریافت کیا۔ کہ مولوی محمد دین صاحب کے متعلق کوئی خبر آئی ہے۔ حضور نے فرمایا نہیں۔ جو خبریں پہلے آئی تھیں۔ اگر وہ یقینی ہوتیں تو اب تک پتہ لگ جاتا۔

ایک نوجوان نے دریافت کیا۔ کہ جب ہمیں ذاتی طور پر گالیاں دی جائیں۔ تو ہمیں صبر کرنے کا حکم ہے۔ لیکن کیا اگر بزرگانِ سلسلہ کی توہین ہو تب بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ایسی مجلس سے اٹھ جانے کا حکم ہے۔

طبعی جوش کے سلسلہ میں حضور نے پروفیسر عبداللہ صاحب مرحوم کا واقعہ بیان فرمایا۔

چودھری نورالدین صاحب نے عرض کیا۔ کہ اگر دشمن ہمارے مکان میں بیٹھ کر توہین کرے تو پھر کیا کیا جائے۔ حضور نے فرمایا۔ پھر بھی اٹھ کر چلے جائیں۔ دشمن مکان کو تو اٹھا کر نہ لے جائیگا۔ مولوی محمد طفیل صاحب نے بعض واقعات سنائے۔ مولوی کرم دین صاحب بھیں کی موجودہ عبرتناک حالت کا تذکرہ مجلس میں ہوتا رہا۔ یہ مولوی صاحب ظاہری بینائی سے محروم ہوکر اور نہایت ذلت کی حالت میں اپنے گاؤں میں آخری ایام گزار رہے ہیں ان کے لڑکے بھی عبرتناک انجام دیکھ چکے ہیں۔ حضور نے دشمن کی ایذا دہی پر صبر کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ اور آخر میں فرمایا "انسان اگر کمال درجہ پر اپنے حلم کو پہنچا دے۔ تو دشمن بھی شرمندہ ہو جاتا ہے۔"

میاں محمد علی صاحب وزیر چک نے بھی ۱۹۲۶ء کا اسی قسم کا ایک واقعہ سنایا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب یادگیری نے پوچھا۔ کہ ایسے اعتراضات کا الزامی جواب دینا کیسا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ گالی کا الزامی جواب کیا دیا جائیگا۔ گالی بہرحال گالی ہے۔ الزامی طور پر دی جائے یا تحقیقی طور پر۔ (مسلمات خصم کو پیش کرنا علیحدہ امر ہے) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نے دشمن کی ایذا کی برداشت کا واقعہ سنایا جس میں دس افراد نے ...

(از کی ایل الطار جالندھری)

زیارت قبر مسیح علیہ السلام کی دعوت

اور

وزیر ہند کی معذرت

سری نگر ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء۔ گذشتہ دنوں جب ہمیں علم ہوا۔ کہ برطانوی ڈیلیگیشن کے معزز ممبر کشمیر آرہے ہیں۔ تو ہم نے کمیشن کے ہر سہ معزز ممبران کی خدمت میں "مسیح ہندوستان میں" (انگریزی) کتاب کا ایک ایک نسخہ ارسال کرتے ہوئے انہیں دعوت دی۔ کہ وہ دورانِ قیام کشمیر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مقدس قبر کی ضرور زیارت کریں۔

۱۹ اپریل کو کمیشن کے ہر سہ ممبران ہوائی جہاز کے ذریعہ وارد کشمیر ہوئے۔ ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو راقم الحروف نے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کی ہدایت کے مطابق ڈیلیگیشن کے ممبروں کے نام ایک خط روانہ کیا۔ جس میں زیارت قبر مسیح علیہ السلام کی یاددہانی کرائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہمارے دوست بابو عبدالکریم صاحب آف پونچھ نے بھی کمیشن کے ممبران کے نام لٹریچر بھیجا۔ اور قبر مسیح دیکھنے کی تحریک کی۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس صدر برطانوی ڈیلیگیشن کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے راقم الحروف کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا ہے:۔ "لارڈ پیتھک لارنس کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں آپ کے ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء کے خط کا شکریہ ادا کروں جس کے ذریعہ سے آپ نے لارڈ موصوف اور ان کے رفقاء کو روزبل۔ خانیار۔ سری نگر کے متبرک مقام کی زیارت کی دعوت دی ہے۔ مجھے لارڈ پیتھک لارنس کی طرف سے آپ تک یہ پیغام پہنچانے کی بھی ہدایت ہوئی ہے۔ کہ لارڈ موصوف کشمیر خاص طور پر آرام و استراحت کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ تا ان کو اس اہم کام کی کوفت کو دور کرنے کا موقع ملے۔ جس میں وہ دہلی میں مشغول رہے۔ اسی وجہ سے وہ آپ کی مشفقانہ دعوت قبول کرنے سے معذور رہیں۔" (خاکسار عبدالغفار مدیر اصلاح سری نگر)

مسلمانوں کی پستی و تسفل اور ذلت و مسکنت کی اصل وجہ

بے جماعت۔ بے مرکز اور بے امام ہونا

کس قدر قابل رحم ہے وہ مریض جسے اپنے مرض کی شدت کا احساس ہو مگر وہ اس کے علاج کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور پھر کس قدر بدقسمت ہے وہ مریض جسے اپنی ہلاکت آفرین مرض کا اصل سبب اور اس کا صحیح علاج بھی معلوم ہو جائے۔ مگر وہ اس علاج کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔ بالکل یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ انہیں احساس ہے۔ کہ ان کا دین محض ایک چھلکا رہ گیا ہے۔ جس میں مغز نہیں۔ ان کا وجود صرف ایک جسم ہے۔ جس میں روح نہیں۔ وہ مسلمان کہلاتے ہیں مگر اسلام کی حقیقت ان میں مفقود ہے۔ غرض تباہی اور بربادی چاروں طرف سے ان پر مسلط ہو چکی ہے۔ اور ہر لحظہ پستی اور تنزل کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس اس خستہ حالی اور بربادی کا احساس رکھتے ہوئے بھی انہیں اس کے علاج کی فکر نہیں۔ ذیل میں ایک کتاب "تعمیر ملت" سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہے۔ اور ادبار و نکبت کی آندھیاں ان بکھرے ہوئے تنکوں کو اڑائے لئے پھرتی ہیں۔ لکھا ہے:-

"اس محشرستان حوادث میں موت ملت اسلامیہ ہے۔ جو من حیث المجموعہ آتے ہوئے سیلاب بلا کی بے پناہی کا اندازہ لگانے اور اس کا مقابلہ کرنے کی تیاریوں سے غافل ہے۔ صورت حالات بالکل ایسی ہے۔ جیسے کسی پُر رونق اور گنجان آبادی میں آگ سلگ چکی ہو۔ تیز و تند ہوا چل رہی ہو۔ دھوئیں کے بادل رفتہ رفتہ فضائے بے کراں پر ہر طرف چھائے جا رہے ہوں۔ ہر لحظہ گمان ہو۔ کہ آگ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل کر سارے ساز و سامان کو جلا کر راکھ کر ڈالے گی۔ سب لوگ اپنے اپنے بچاؤ کی تدبیر میں لگے ہوں۔ لیکن ایک سوختہ بخت گھر ایسا بھی ہو۔ جس کے افراد لمبی تانے سوئے ہوں۔ بھڑکتے شعلوں۔ چلتے جھکڑوں۔ لوگوں کی چیخ و پکار۔ اور جگانے والوں کی آواز کا کوئی اثر نہ ہو۔ ملت اسلامیہ کی اجتماعی غفلت اور بے حسی اب وہ اصلی غفلت اور بے حسی کے دور سے گزر کر فکری نظری اور وجدانی موت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جس طرح ایک مردہ اپنے ماحول سے بے خبر اور غیر اثر پذیر ہوتا ہے۔ اسی طرح صدیوں کے فساد تخیل اور اس فساد سے پیدا ہونے والی غلامی اور غلامانہ مجبوری کے طفیل وہ ہر قسم کے خطرات سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کے دفعیہ کے لئے ہاتھ پیر ہلانے پر قادر نہیں۔ اور جس ذلت کی موت کا خطرہ طوفان کی طرح اس کی متاع حیات و عزت کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے۔ اس کے سامنے بے بس ہو کر رہ چکی ہے۔" (صفحہ ۱۲-۱۱)

مسلمانوں کے اندر یہ غفلت اور بے حسی کیوں پیدا ہوئی۔ اور ان پر یہ فکری نظری اور وجدانی موت کیوں طاری ہوئی۔ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مسلمانوں نے اپنے ذاتی اور خاندانی مفاد پر اس خدائی فرمان (ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفاسقون) کی اطاعت کو قربان کر ڈالا۔ اور اس نافرمانی کی پاداش میں اس کا یہ حشر ہوا کہ خدا کی وسیع زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود اس پر تنگ اور اپنے تمام ظاہر و پوشیدہ خزانوں کے باوجود اس کے لئے ویرانہ بن کر رہ گئی۔ وہ قومیں جو اس کی بارگاہ جلال پر سجدہ فشانی کو اپنی حیات کا کل گردانتی تھیں اس پر مسلط ہو گئیں۔ اور مسلمان کے لئے ان کے چنگل سے نکلنے کی ہر تدبیر بے کار ہو کر رہ گئی۔ ملت اسلامیہ کی اجتماعی ذلت و بے دست و پائی کی صورت میں فانسٰھم انفسھم کی عبرت ناک تصویر ہماری حیرت زدہ آنکھوں کے سامنے ہے۔

اور باوجودیکہ ع

شاعر بھی ہیں پیدا علما بھی حکما بھی

موت اور زوال کے ظلمت انگیز چکر میں قوم کچھ اس طرح گرفتار ہے۔ کہ کسی کو نہیں سوجھتا کہ بربادی اور نحوست کس راہ سے آئی۔ بگاڑ کہاں ہے۔ مریض ملت کے تیمار دار مایوسی و ناامیدی کے باوجود ہر طرف ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ چالاک طبیب اپنے اٹکل پچو ٹوٹکوں کو تیر بہدف نسخے کہہ کہہ کر اپنی اپنی دوکان چمکانے اور مخلص مگر احمق تیمار داروں کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں۔ مگر کسی کو نہیں سوجھ رہا کہ مرض کیا ہے۔ اور اس مرض کا علاج کیا ہے۔" (صفحہ ۱۵)

مسلمانوں کے اندر سے روحانیت اور روح عمل کے مٹ جانے اور دین سے بالکل بیگانہ ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"قرآنی ایکس رے X-Ray کی مدد سے دیکھئے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ جسم ملت کی ریڑھ کی ہڈی میں وہ گودا ہی نہیں رہا۔ جس کی مدد سے وہ اپنے سہارے کھڑا ہوتا اور حرکت کرتا تھا۔ دین اور دین کے نام پر چار ہزار رسمیں باقی ہیں مگر وہ روح مفقود ہو چکی ہے۔ جو ایمان کو عمل میں اور عمل کو زندہ و پائندہ نتائج میں جلوہ گر کرتی تھی۔ زبانی مسلمان ہیں۔ مگر قلوب و اذہان کافر اور ضمیر مرتد ہو چکے ہیں اللہ کے آخری پیغام کے ساتھ مسلمان اجتماعی استہزاء اور عملی تلعب کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس کی سزا دنیا میں مسکنت اور ذلت اور آنے والی زندگی میں جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے علاوہ اور کچھ نہیں۔" صفحہ ۹

"پھر یہی نہیں کہ مسلمانوں پر یہ روحانی موت صرف اجتماعی لحاظ سے وارد ہے بلکہ ہماری مصیبتوں کی سرچشمہ یہی جگرخراش حقیقت ہے کہ امت کا شیرازہ منتشر ہو جانے کے بعد افراد کی سیرتیں تاریک ہو چکی ہیں۔" (صفحہ ۳۰)

کوئی زمانہ تھا کہ فتح و ظفر مسلمانوں کے قدم چومتی اور عزت و سلطنت ان کے استقبال کو آتی تھی۔ مگر جب سے مسلمانوں نے اسلامی تعلیم کو چھوڑا اب ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ

"وہی ہندوستان جس میں اس نے ایک ہزار برس تک کوس لمن الملک بجایا تھا۔ بے تخت و تاج اور اپنی گھٹیا سے گھٹیا احتیاج کے لئے اپنی پرانی غلام اور دنیا کی ٹھکرائی ہوئی قوم کا غلام بنکر رہ گیا۔ اس کا ملی نظام پارہ پارہ اور اس کا قومی کیرکٹر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے ذہن و خیال سے بھی یہ حقیقت رخصت ہو گئی۔ کہ وہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور مجبوری کی کیفیت بتدریج اس پر اتنی غالب ہوئی۔ کہ ذلت و رسوائی میں لذت محسوس کرنے لگا۔" صفحہ ۱۱

غرض:

"جب سے مسلمانوں نے اجتماعی مقصد حیات سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ خدا کے فضل و کرم نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اور آج ان کے لئے زندگی کی ہر منزل تاریک ہو کر رہ گئی ہے۔" (صفحہ ۲۷)

مسلمانوں کے تنزل اور ادبار و نحوست کا رونا رونے کے بعد کتاب "تعمیر ملت" کے مصنف صاحب نے اس کا علاج بتایا ہے۔ کہ جب تک مسلمان ایک جماعت میں منسلک نہ ہوں۔ جب تک ان کا مرکز اور ایک امام نہ ہو اس وقت تک مسلمانوں کی یہ بدحالی دور ہونے کی نہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب کا باب سوم ڈاکٹر اقبال کے ان اشعار سے شروع کیا ہے۔

ہنوز ایں چرخ نیلی کج خرام است
ہنوز ایں کارواں دور از مقام است
زکار بے نظام او چہ گویم

تو نے دانی کہ ملت بے امام است

اور پھر تفصیلی طور ایک جماعت۔ ایک نظام۔ ایک مرکز اور ایک امام کی ضرورت کا بار بار ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"قرآن کا خاتم الکتب اور ملت اسلامیہ کے خاتم الامم ہونے کا مقصود اولین یہ ہے کہ پہلے ان حقائق پر ایمان لانے والے ایک نقطے اور ایک مرکز پر مجتمع ہوں۔ اور پھر ان کی سعی و جہد سے تمام اولاد آدم ایک شیرازے میں منسلک ہو" (صـ۳۳)

"نیکی کو نافذ کرنا اور بدی کو بیخ و بن سے اکھاڑ نا مسلمان کا اجتماعی فریضہ حیات ہے۔ اور یہ اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان اطاعت اللہ والرسول پر قائم نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا ایک مضبوط مرکز ہو۔ یہی مرکز ہے جو افراد کا باہم شیرازہ باندھ کر انہیں امت سے۔ اور امت کو خدا و رسول سے ملائے رکھے گا" (صـ۳۳ و ۳۴)

آیت یاایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مومن کو مومن سے ملانے رکھنے والا ایک ہی رشتہ صرف یہی ہے اور وہ جماعت ہے جماعت سے الگ رہ کر ایمان کا دعویٰ ایک ستم ظریفی اور خود فریبی ہے۔ مگر آج مسلمانوں کی تباہی و بربادی۔ ذلت و نکبت کی طول و طویل اور دلخراش کہانی کے لئے کوئی موزوں عنوان تلاش کیجئے تو "بے مرکزی" کے علاوہ اور کوئی نہیں مل سکتا" صـ۲۷-۲۹

پھر لکھتے ہیں :-

"اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول نے جماعت کے قیام پر زور اسی لئے دیا ہے۔ اور جس جماعت کے قیام پر زور دیا ہے وہ جماعت مومنین قانتین کی خالص جماعت ہے۔ جس کا مقصد ذیست قوموں کی رہنمائی اور پاسبانی ہے۔ قوموں کی ہدایت اور نگرانی کا فریضہ اس قدر اہم اور مشکل ہے کہ بغیر وحدت امت کے ادا نہیں ہو سکتا۔ مسلمان جب تک مسلمان ہے اس کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ وہ ایک مرکز سے مربوط رہے۔ اللہ کو "ہجوم مومنین" کی ضرورت نہیں کہ اس کے دین کو صف بستہ۔ کمربستہ۔ طوفان سے ٹکرا جانے والوں کی ایک منظم جماعت کی ضرورت ہے۔ اگر مسلمان ایک ایسی جماعت پیدا نہیں کر سکتا یا اس کے رونما کرنے میں ممد و معاون نہیں ہو سکتا۔ تو وہ عملاً خدا کی توحید اور رسالت کی تکذیب کر رہا ہے۔ ان فی ذالک لاٰیت لقوم یعقلون" صـ۸۷ و ۸۸

"حقیقت یہ ہے کہ رسول کے بعد مسلمان کو مسلمان رکھنا بغیر ایک جماعت کے۔ ایک مرکز۔ اور اس جماعت و مرکز کے پاسبان امیر کے ممکن ہی نہیں۔ یہی شخصیت ہے جو ملت کی امیدوں تمناؤں۔ توجہات اور مساعی کے لئے نقطہ و ماسکہ بن سکتی ہے۔ اگر یہی نہ ہو تو ملت کی مثال تسبیح کے بکھرے ہوئے دانوں سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں" صـ۱۰۱

پھر لکھا ہے :-

"اسلام ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ملت بے نظام اور بے مرکز حیات بسر کرے۔ اس قسم کی زندگی غیر قرآنی اور غیر اسلامی ہے۔ جو اس قسم کی زندگی پر مصر یا مطمئن ہے مومن نہیں ہے۔ مومن وہی ہے جو اللہ کی توحید کو زندگی کے ہر پہلو میں غالب رکھے۔ اور اس کا اولین مظہر قومی یکجہتی اور اجتماعیت ہے" صـ۱۴۵

"اس امت کے لئے جس کی قوت تین سو سال سے پارہ پارہ ہو چکی ہو۔ جس کا کوئی مرکز نہ ہو۔ جس کا کوئی نظام نہ ہو۔ جس کے علماء (الا ماشاء اللہ) پیٹ کے بندے اور زعماء روح اسلام سے بیگانہ ہوں۔ جس کے نشیمن کا تنکا تنکا ہواؤں کے جھکڑ نے اڑا ڈالا ہو۔ جس کے صحن سے خود غرضی اور نفس پروری کی ہلاکت انگیز آندھیاں اٹھ رہی ہوں۔ جس کے اجڑے چمن میں بے راہ روی اور انفرادیت کی بجلیاں کوند رہی ہوں۔ جہاں اپنوں سے عداوت اور غیروں کی خوشنودی طاعت و عبادت کا درجہ اختیار کر چکی ہو۔ جہاں اصلاح احوال کی کوئی اور شکل بھی ہے؟ کیا اس قسم کی طوائف الملوکی اور شیطانی ہڑبونگ کا علاج یہی نہیں۔ کہ ایک مرد مومن اٹھے اور پھر ان "منتشر تنکوں" اور "کلیسا نوازوں" کو ایک ہی بیعت کی شیرازہ میں باندھ کر ایک ہی خدا کے آگے جھکا دے۔ اور ایک ہی خدا کے آگے جھکا کر منیٰ سے ثریا تک پہنچا دے۔ پھر ایک مرکز۔ ایک جماعت ایک صف ایک آواز۔ ایک کارواں۔ ایک منزل اور ایک ہی بانگ درا کا سماں پیدا کر دے" صـ۱۲۷

یہ اقتباسات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی بیدردی کا احساس ہے انہیں یہ بھی علم ہے کہ اس کا علاج سوائے اس کے کوئی نہیں کہ ان کی ایک جماعت ایک مرکز اور ایک امام ہو۔ مگر افسوس یہ اقرار کرنے کے باوجود وہ اس علاج کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں جو خدا تعالیٰ نے خود ان کے لئے مہیا فرمایا۔ اور اپنے ایک برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر پھر سے مسلمانوں کے اندر وحدت پیدا کرنے۔ اور ان کو ایک شیرازہ میں باندھنے کا سامان پیدا کیا۔ مسلمان یہ جانتے ہوئے کہ جب تک ان کا ایک امام اور ایک مرکز نہ ہو ان کی تشتت اور ان کی پریشانی دور نہیں ہو سکتی ہے ایک امام کو قبول کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ آفتاب ہدایت طلوع ہو کر ان کے سروں پر چمک رہا ہے مگر وہ ابھی تک غفلت کے لحافوں میں منہ چھپائے صبح کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے دروازہ پر خوشگوار شیریں اور زندگی بخش پانی کا چشمہ جاری ہے۔ مگر وہ شدت پیاس سے مرے جا رہے ہیں خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند
مرتے ہیں بے صبرہ اور در پہ نہر خوشگوار

کاش مسلمان ایک دوسرے کی طرف دیکھنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہونے میں سبقت حاصل کریں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل دیا گڑھی

ایک احمدی مجاہد کا سفر لنڈن سے شکاگو تک

مکرم خلیل احمد صاحب ناصر اپنے ایک مختصر خط میں لکھتے ہیں :-

بفضل تعالیٰ خاکسار ۵ اپریل کی صبح کو شکاگو بخیریت پہنچ گیا۔ جہاز توقع کے مطابق نیویارک نہیں آیا۔ بلکہ اپنے ایک خطرناک سفر کی وجہ سے امریکہ کے انتہائی شمال مشرقی کونے پر ایک جگہ Searsport Maine پر ۳ اپریل کو جا لگا۔ ۳ اپریل کو جہاز میں ہی Customs کا اور Immigration کے مرحلے طے ہو گئے۔ اور ۴ کی صبح کو بذریعہ موٹر بوٹ کے ذریعہ ساحل پر لیجایا گیا۔ اس بندرگاہ سے ریلوے اسٹیشن سات میل دور تھا جہاں بس کے ذریعہ پہنچے۔ اس علاقے میں ابھی تک سخت برف باری تھی۔ اور مکانوں کی چھتیں اور درخت برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اسٹیشن پر مقامی روزانہ اخبار کے نمائندے نے تمام طلباء سے بحیثیت مجموعی انٹرویو کیا۔ تمام طلباء کا ایک مشترکہ فوٹو بھی شائع کیا ہے۔ میرے متعلق اس انٹرویو میں جو حصہ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ "مسٹر کے۔ اے ناصر قادیان پنجاب کے ایک احمدیہ مسلم اخبار (الفضل) کا جرنلسٹ ہے جو یہاں جرنلزم کی مزید تعلیم کے لئے آیا ہے۔ اور اگر اس کی تحریر بھی ایسی ہی ہے جیسی کہ اس کی گفتگو تو اس کے مراسلات جو یہاں سے وہ اپنے اخبار کو لکھا کریگا۔ پڑھنے کے قابل اور دلچسپ ہونگے"

اس ریلوے اسٹیشن سے جس کا نام بلفاسٹ ہے۔ تقریباً ساڑھے چار سو میل کا سفر کر کے اور برنہیم اور بوسٹن میں گاڑیاں تبدیل کر کے ۴ اپریل کو نیویارک پہنچے۔ اور ہوٹل میں آتے ہی معلوم ہوا۔ کہ صوفی صاحب نے مجھے فون پر بلایا ہے۔ ان سے السلام علیکم ہوئی۔ انہوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اور بخیریت پہنچنے پر مبارکباد دی۔ دوسرے دن کے لئے میری سیٹ گاڑی میں ریزرو ہو گئی۔ ۴ اپریل کو نیویارک سے ۴½ بجے شام روانہ ہو کر دوسرے دن ۸½ بجے صبح شکاگو پہنچا۔ صوفی صاحب نے تار کے ذریعے پہلے اطلاع کر دی تھی۔ ان سے اور برادرم نور الاسلام اور کلارک سے ملاقات ہوئی۔ دعا کے بعد دفتر پہنچے۔ دو رکعت نفل ادا کئے۔ اور کچھ عرصہ دفتر میں قیام کے بعد صوفی صاحب کے مکان پر گیا۔ ۴

م کھانا کھا کر واپس آیا۔ اور دفتر کا کام کیا۔ شام کو مسجد میں میٹنگ تھی۔ جس میں تمام احباب نے فرداً فرداً خوش آمدید کہا اور خاکسار نے جواب دیا۔

مسئلہ جہاد کے متعلق ڈاکٹر اقبال کے خیالات

مخالفین احمدیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے ”ترک جہاد“ کی تعلیم دی۔ یا جہاد کے حکم کو منسوخ کردیا یہ اعتراض دراصل ایک افترا ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں نہیں فرمایا کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو۔ بلکہ یہ فرمایا جہاد بالسیف کے کچھ شرائط ہیں اور وہ شرائط اس زمانہ اور اس ملک میں مفقود ہیں۔ اس لئے ایسے جہاد کا حکم شریعت کے حدود معینہ کی رو سے ملتوی سمجھنا چاہیئے آپ فرماتے ہیں لاشک ان وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن و ھذہ البلاد (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ) یعنی جہاد کی شرائط اس زمانہ اور اس ملک میں پائی نہیں جاتیں۔ گویا جہاد بالسیف ایک وقتی چیز ہے۔ جو شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ نے جہاد کے لئے ”التوا“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ منسوخ کا لفظ کہیں نہیں لکھا۔ آپ نے بتایا۔ کہ وہ جہاد جس پر مداومت کا حکم ہے۔ وہ ہے جہاد بالقرآن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا جاھدھم بہ جہادا کبیرا

ہم حیران ہوں۔ کہ ہمارے مخالف حضرت اقدس کی طرف منسوخی جہاد کیونکر منسوب کرسکتے ہیں۔ جب کہ آپ ببانگ بلند یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ سارے کا سارا قرآن واجب التعمیل ہے۔ ”قرآن کریم کا ایک شوشہ یا ایک نقطہ منسوخ نہیں ہوتا“ عام علماء تو قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے قائل ہیں لیکن آپ تو کسی نسخ کے قائل نہ تھے۔ پھر آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے ایک اہم حکم قرآنی کو منسوخ کردیا ہے۔ افترا نہیں تو اور کیا ہے۔

ہمارے مخالف مسئلہ جہاد پر ڈاکٹر اقبال کے چند اشعار جھوم جھوم کر ہمارے سامنے پڑھا کرتے ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت اقدس کی طرف اشارۃً ”ترک جہاد“ کی تعلیم منسوب کی ہے۔ یہ نظم ”جہاد“ کے عنوان سے ضرب کلیم میں درج ہے۔ [illegible] کہ ڈاکٹر اقبال بھی مسئلہ جہاد میں عامۃ الناس سے متفق ہیں۔ لیکن میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب کہ میں نے دیکھا کہ اس مسئلہ میں ان کے اصلی خیالات بعینہٖ وہی تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ربانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصانیف میں پیش کئے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کے مکاتیب جو کہ حال میں شائع ہوئے ہیں۔ میرے اس دعوے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

سید سلیمان صاحب ندوی کی طرف جو مکاتیب آپ نے لکھے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور مولانا موصوف یہاں تک عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ امام وقت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ کسی حکم قرآن کو حالات زمانہ دیکھ کر ملتوی کردیں۔ بلکہ ڈاکٹر اقبال تو منسوخ کا لفظ لکھتے ہیں۔ ایک خط میں ڈاکٹر صاحب مولانا موصوف کو لکھتے ہیں۔

”آپ کے خط کے آخری حصہ سے ایک اور سوال میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ امام کو اختیار ہے۔ کہ قرآن کی کسی مقرر کردہ حد مثلاً سرقہ کی حد کو ترک کردے اور اس کی جگہ کوئی اور حد مقرر کردے“ سید سلیمان صاحب ندوی جواباً لکھتے ہیں ”ترک کردے کا لفظ صحیح نہیں۔ ملتوی کردے صحیح ہے۔ جیسے میدان جنگ میں جب اسلامی فوج دار الحرب میں یا دار الحرب سے قریب ہو حدود شرعیہ ملتوی کردیئے جاتے ہیں...... حضرت عمرؓ سے پہلے ایک مجلس یعنی ایک ہی نشست میں تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو تعزیراً تین قرار دیا“ (ملاحظہ ہو اقبال نامہ مجموعہ مکاتیب اقبال صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۹ و ۱۴۲)

پھر ایک دوسرے خط میں لکھتے ہیں ”کل میں آپ کے پرانے خطوط پڑھ رہا تھا جو میرے پاس محفوظ ہیں۔ انہیں سے ایک خط میں آپ نے یہ لکھا ہے کہ اسلامی ریاست کے امیر کو اختیار ہے۔ کہ جب اسے معلوم ہو کہ بعض شرعی اجازتوں میں فساد کا امکان ہے۔ تو ان اجازتوں کو منسوخ کردے عارضی طور پر یا مستقل طور پر بلکہ بعض فرائض کو بھی منسوخ کرسکتا ہے“*

*حاشیہ: سید سلیمان صاحب ندوی لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے حافظہ نے غلطی کی ہے۔ ملتوی کی جگہ منسوخ لکھ گئے ہیں (اقبال

(۳)

مولانا مسعود عالم ندوی کے نام جو خطوط ہیں ان میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ مولانا سلیمان کا وجود اس ملک میں غنیمت ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ ایک اسلامی ملک کے امیر کو اختیار ہے کہ اگر کسی امر میں جس کی شرع نے اجازت دی ہو فساد پیدا ہو۔ تو اس اجازت کو Suspend کرے۔ اس کی مثالیں بھی مولانا نے خلافت راشدہ کے زمانہ کی لکھی تھیں اس قول کے لئے حوالہ کی ضرورت ہے۔ ..... میں نے ادھر ادھر سے تفحص کرکے حوالہ نکالا تھا۔ مگر افسوس کہ اب وہ کاغذ جس پر سب کچھ نوٹ تھا نہیں ملتا“ (اقبال نامہ صفحہ ۳۴۲ و صفحہ ۳۴۳)

(۴)

مولانا مسعود عالم ندوی کے حوالہ جات بھیجنے پر آپ لکھتے ہیں ”خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے مطلب کے لئے آپ نے کافی مسالہ جمع کردیا ہے..... میں نے تو صرف یہ لکھا تھا کہ شرعی اجازت کو امیر منسوخ کرسکتا ہے۔ اسلام سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض خاص حالات میں قرآن کے قطعی احکام میں بھی تغیر ہوسکتا ہے۔ حد سارق کے لئے قطع ید کے حکم میں خود حضورؐ نے جنگ کے دوران میں تغیر کردیا تھا۔ بہرحال جو تحقیقات آپ نے اٹھائی ہے۔ میں اس کے لئے بے حد شکر گذار ہوں“ (اقبال نامہ صفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۵۷)

اس خط و کتابت سے ظاہر ہے۔ کہ مولانا سید سلیمان ندوی کو جنہیں ڈاکٹر اقبال نے ”استاذ الکل“ اور ”علمی ہندوستان میں وہ جوئے شیر اسلام کے فرہاد“ کے القاب سے یاد فرمایا ہے۔ جو شاگردانہ انداز سے اپنی علمی و مذہبی مشکلات میں ان سے رجوع کیا ہے۔ کا تو یہ عقیدہ تھا۔ کہ بعض فرائض اسلام امام ملتوی کرسکتا ہے۔ اور ڈاکٹر اقبال اس سے ایک قدم آگے جاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ امام بعض فرائض کو منسوخ کرسکتا ہے۔ یہی وہ رہنمایان قوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کرتے ہیں۔ ”ترک جہاد“ یا ”منسوخی جہاد“ کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ حضرت اقدس نے صرف یہ فرمایا۔ کہ چونکہ جہاد بالسیف کے شرائط فی زمانہ معدوم ہیں اس لئے یہ جہاد ملتوی ہے۔ آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ خاص جہاد بالسیف کے مسئلہ میں بھی ڈاکٹر صاحب کے یہی خیالات ہیں۔

(۵)

مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی کے نام ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء کے ایک خط میں لکھتے ہیں (اس خط کا عکس بھی شامل کتاب ہے)

”معترض کا یہ کہنا کہ اقبال اس دور ترقی میں جنگ کا حامی ہے۔ غلط ہے۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں۔ نہ کوئی مسلمان شریعت کی حدود معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ۔ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جب کہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اور ان کو گھروں سے نکالا جائے مسلمان کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے (نہ حکم)۔ دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے ۹/۴۹ میں بیان ہوئی ہے۔ کہ اگر مومنوں میں سے دو گروہ جنگ کریں۔ تو ان میں صلح کرا دو۔ پس اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرتا ہے۔ تو زیادتی کرنے والے سے جنگ کرو۔ جہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف واپس آئے۔ پس اگر وہ واپس آجائے۔ تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرادو۔ اور انصاف کرو۔ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (نائل) ان آیات کو غور سے پڑھیئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ چیز جس کو سیکیورٹی ہو جمعیت اقوام کے اجلاس میں Collective Security کہتا ہے۔ قرآن نے اس کا اصول کس سادگی اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اگر گذشتہ زمانہ کے مسلمان مدبرین و سیاسیین قرآن پر تدبر کرتے تو اسلامی دنیا میں جمعیت اقوام کے بنے ہوئے آج صدیاں گذر گئی ہوتیں**..... جنگ کی مذکورہ بالا دو صورتوں کے سوا میں کسی اور جنگ کو نہیں جانتا۔ جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے۔ علیٰ ھذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے“ (اقبال نامہ حصہ دوم صفحہ ۴۹ تا ۵۲) اس سے مسئلہ جہاد کے متعلق ڈاکٹر اقبال کے اصلی خیالات آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ تحریک احمدیت نے ڈاکٹر اقبال کو کس درجہ متاثر کیا

۴۲

** نوٹ:- قرآنی مجلس اقوام کے نفاذ کی طرف سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام“ میں بالتفصیل بحث کی ہے

کشمیر کے مسلمان اور احمدی کارکن

کسی قوم کو حقوق لے کر دینا اگرچہ بہت مشکل ہے۔ لیکن حقوق ملنے کے بعد ان کا تحفظ اور صحیح استعمال اس سے بھی زیادہ مشکل ہے تحریک کشمیر میں حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے نتیجہ میں۔ اہل کشمیر کو گو گونہ پابندیوں سے آزادی ملی۔ تحریک کے خاتمہ کے بعد جہاں اور قومی رہنماؤں نے عدم توجہی اختیار کی۔ وہاں حضور نے اہل کشمیر کے حقوق کے تحفظ کا کام جاری رکھا۔

اس ضمن میں جہاں حضور نے اور ذرائع اختیار کئے۔ وہاں حضور نے ایک اخبار "اصلاح" اہل کشمیر کی رہنمائی اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے جاری فرمایا۔ حضور کی ہدایات کے مطابق کارکنان اصلاح خود وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں کے دورے کرتے۔ عوام کے حالات معلوم کرتے۔ اور ان میں بیداری اور تعلیم کا شوق پیدا کرتے ہیں۔ ان دوروں میں عوام کے جو مصائب ان کے مشاہدہ میں آتے ہیں۔ انہیں اخبار میں درج کر کے حکام بالا کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کارکن اعلیٰ سرکاری حکام سے ملتے ہیں۔ اور عوام کی تکالیف ان کے نوٹس میں لا کر انہیں دور کرنے کی پوری پوری سعی کرتے ہیں اگر پھر بھی شکایات دور نہ ہوں۔ تو اسمبلی میں سوال کرا کر انہیں رفع کرانے کی سعی کرتے ہیں۔

اخبار اصلاح کی صداقت پسندی کی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس حد تک شہرت ہے۔ کہ ایک دفعہ میں مسٹر موگہ سابق ریونیو منسٹر ریاست جموں و کشمیر سے عوام کی شکایات کے سلسلہ میں ملنے گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اصلاح میں شائع شدہ شکایات کے جو پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمارے محکمہ کے متعلق آتے ہیں۔ ان میں مندرجہ امور میں سے اکثر اسی فیصدی کو ہمارے ماتحت درست مان لیتے ہیں۔ اس سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کے اخبار میں ~~۸۵~~ پچاسی ۹۰ نوّے فی صدی امور درست درج ہوتے ہیں۔ دس فیصدی غلطی کا امکان آپ بھی تسلیم کر لیں ریاست کے ایک منسٹر کا یہ ریمارک سن کر میں نے دل میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ جہاں ریاست کے دیگر اخبارات کو عموماً سرکاری حلقوں میں گٹر پریس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہاں اصلاح کو خدا کے فضل سے یہ حیثیت حاصل ہے۔ کہ اعلیٰ سرکاری حکام بھی اس کی صداقت کے قائل ہیں۔ مگر یہ سب کچھ حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی بالغ النظر رہنمائی کا نتیجہ ہے۔ حضور کے ارشاد کے تحت چونکہ کارکنان اصلاح وقتاً فوقتاً خود علاقوں کا سفر کرتے ہیں۔ جو صحیح حالات معلوم کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے مختلف نامہ نگاروں اور سرکاری افسروں کی شہرت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ اور خود حالات کا جائزہ لینے سے غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

ان سفروں میں کارکنوں کو اصل سفر خرچ دیا جاتا ہے۔ اور سینکڑوں میل کے پہاڑی سفر کے بعد ان کا بل چند روپوں سے زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ ایک ہاتھ میں مضبوط ڈنڈا دوسرے میں تھیلا۔ اور کندھے پر لوئی یہ سامان سفر ہوتا ہے۔ ان دوروں میں اکثر سفر پیدل کرنا پڑتا ہے۔ اور ہر قسم کے مشکلات سے گذرنا پڑتا ہے کئی بار بھوکے پیاسے رہنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات غیر آباد جنگل میں سے گذرتے ہوئے آسمان کی چھت کے نیچے رات بسر کرنی پڑتی ہے۔ کئی بار ایسے جنگلوں سے گذرنا پڑتا ہے جہاں درندوں کے مسکن ہیں۔ گذشتہ دنوں خواجہ غلام رسول صاحب اور مولوی احمد شاہ صاحب ضلع ریاسی کے پہاڑی علاقوں میں سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک شیر پر ان کی نظر پڑی۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے ان ہر دو مجاہدوں کو محفوظ رکھا۔ اور بحفاظت منزل مقصود پر پہنچا دیا۔

پانچ چھ سال قبل تحصیل کرناہ کا دورہ کر رہا تھا۔ ایک روز میں ایسے مقام سے روانہ ہونے لگا۔ جہاں اس علاقہ کے ڈویژنل فارسٹ آفیسر (جو ایک کشمیری پنڈت تھے) مقیم تھے۔ میں روانہ ہونے سے قبل ان سے اس لئے ملنے گیا۔ کہ محکمہ جنگلات سے متعلق عوام کی شکایات ان کے نوٹس میں لاؤں۔ چلتے وقت انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ میں ان کا مطلب سمجھ گیا کیونکہ جب یہ لوگ جنگلوں میں سفر کرتے ہیں۔ تو اکثر ان کے ساتھ ملازمان جنگلات کے علاوہ دوسرے ملازم بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاس کم و بیش اسلحہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ میرے ساتھ کوئی دوسرا سفر کرنے والا تھا اور نہ اسلحہ۔ میں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دی۔ اور چل دیا۔

یہ صاحب اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے لبہ میں اپنے کئی ملنے جلنے والوں سے ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ لوگ حقیقی خدمت کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی مشکلات برداشت کر کے عوام کی تکالیف رفع کراتے ہیں۔ ان لوگوں کو خدا پر اس قدر یقین کامل ہے۔ کہ یہ جنگلی جانوروں اور درندوں سے بھی نہیں ڈرتے۔ یہ لوگ ضرور کامیاب ہوں گے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان سفروں میں خدا تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعود کی دعائیں ہمارے ساتھ ہی ہوتی ہیں اور ان خطرناک جنگلوں میں خدا تعالیٰ ہی کارکنان کشمیر ریلیف کا محافظ ہوتا ہے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی دعاؤں میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خدام کو یاد رکھیں۔

(خاکسار عبدالواحد مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح کشمیر۔ نائب امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ترویج تعلیم کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"غلق کی نگرانی کے لئے تعلیم کی نگرانی ضروری ہے اور یہ اصل کام ہے۔ جہاں جہاں خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہیں۔ وہاں ایک ایسا سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ جو دس سال سے بیس سال کے لڑکوں کی فہرست تیار کرے۔ کہ کتنے لڑکے اس جماعت میں ہیں۔ ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور کتنے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ ان کے والدین کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ اگر اس کے کہنے کے باوجود والدین تعلیم دلانے کے لئے تیار نہ ہوں تو وہ ایسے طور پر مرکز میں رپورٹ کرے۔ کہ مرکز اس کی رپورٹ سے تمام حالات سے آگاہ ہو جائے۔ بہر حال میں چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ جہاں تک ہو سکے تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کریں۔ میرا مطلب تعلیم کو عام کرنے سے یہ ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ جو بچے قابل تعلیم ہیں ان کو تعلیم پر لگایا جائے۔ اور نوجوانوں کے اندر دینی تعلیم کا شوق پیدا کیا جائے۔ اور وعظ و نصیحت کو کام میں لاتے ہوئے لوگوں کے اندر تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ...... اور جہاں زیادہ مشکلات ہوں۔ ان کے متعلق مرکز کو اطلاع دیں"

حضور کے الفاظ کے بعد اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ قائدین اور زعماء اپنی ذمہ داری کو پہچانیں۔ اور سیکرٹریان تعلیم سے یہ کام کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلوص سے کام کرنے کی توفیق دے۔ مرکز میں اس معاملے میں باقاعدہ اور مکمل رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ ہم ضروری اقدام کر سکیں۔

(بشارت الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور کا تازہ ارشاد ـــــ احباب جماعت کے نام

مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان جماعت کو خطاب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔ ہماری جماعت کے احباب کو وہ چیزیں جو احمدی کارخانوں میں بنتی ہیں ۔ احمدی کارخانوں کی ہی بنی ہوئی خریدنی چاہئیں اور احمدی تاجروں کو چاہیئے ۔ کہ قادیان کے کارخانوں میں جو چیزیں بنتی ہیں ۔ ان کی ایجنسیاں اپنے ہاں کھولیں ۔ اور انہیں فروخت کریں

ہمارے کارخانہ میں بجلی کی گھروں میں استعمال ہونے والی عام ضروریات کی اشیاء مثلاً ۔ ہر قسم کے سٹوو سٹوو روم ہیٹر (ایک ہی میں دو نو کام) بجلی کی گھنٹیاں ۔ بلدر ۔ الرشن ہیٹر " ایکولائیٹ " (اے سی کرنٹ پر کام دینے والا لیمپ جس کا بجلی کا خرچ تمام رات جلنے پر ایک ماہ میں صرف ۱ رہے) ”سٹار لائیٹ“ (نائیٹ لیمپ تمام رات جلنے پر خرچ بالکل معمولی مگر روشنی اتنی کافی کہ قریب بیٹھ کر پڑھائی بھی ہو سکتی ہے) ہاٹ پلیٹس بجلی کی کیتلیاں وغیرہ وغیرہ

آپ ہماری اس طرح امداد کر سکتے ہیں ۔ کہ اپنی ضروریات کی خرید کے وقت دوکاندار سے ہمیشہ ”پائنیر انڈسٹریز قادیان“ کی بنی ہوئیں

”ACO“ مارکہ بجلی کی اشیاء طلب کیجئے

اور اپنی قومی صنعت کو فروغ دیجئے

(پرائس لسٹ مفت)

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے ۔

خاکسار
عبد اللطیف منیجنگ پروپرائیٹر دی پائنیر انڈسٹریز قادیان
(متصل مسجد مبارک)

خوراک کی بچت خوراک کی پیداوار کی مساوی ہے ۔

اس غذائی بحران میں ہر اُس شخص کو جو اناج اور ترکاریوں کی کاشت کر سکتا ہے ان کی زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنی چاہیئے ۔ اگر آپ اناج اور ترکاریوں کی پیدا وار نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کو ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں ۔ یاد رکھئے کہ خوراک کی بچت خوراک کی پیداوار کے مساوی ہے ۔

تاریخ ہندوستان کے اس نازک وقت میں ہر شخص سے مدد کی ضرورت ہے ۔ اپنے گھروں میں روزمرّہ کفایت شعاری کے استعمال سے ہم غذائی صورتِ حال کو کافی حد تک بہتر بنا سکتے ہیں ۔

آپ مندرجہ ذیل چار طریقوں سے اس میں مدد کر سکتے ہیں :۔

۱ ۔ مہمان نوازی میں کمی کیجئے ۔ اور اگر آپ مہمان مدعو کریں تو انہیں سادہ کھانا پیش کیجئے ۔ وہ ان حالات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے اور ان کی قدر کریں گے ۔

۲ ۔ اپنے گھروں میں کم سے کم تعداد کے کھانے نوش فرمایئے اور اس طرح کفایت شعاری کیجئے ۔ باورچی خانہ میں فضول خرچی نہ ہونے دیجئے ۔

۳ ۔ شادی کے موقعوں اور تفریحی و مذہبی رسومات میں کھانے کے خرچ پر پابندی عائد کیجئے ۔

۴ ۔ اپنی غذا کو بہتر بنانے کے لئے بلحاظِ ذائقہ ترکاریاں ، پھل ، مچھلی ، گوشت ، انڈے اور دودھ کی بنی ہوئی چیزیں ، استعمال کیجئے ۔ چاول اور گیہوں کے استعمال میں کمی کر دیجئے ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ہونے والی اہم تبدیلیاں

اوقات اور فاصلہ میں تبدیلیاں

جن سٹیشنوں کے درمیان چل رہی ہیں	ٹرین کا نمبر	یکم مئی ۱۹۴۷ء سے تبدیلیاں
دہلی — پشاور چھاؤنی	۳ اپ فرنٹیئر میل	روانگی از دہلی ۲۱-۰۵ حسب معمول۔ آمد پشاور چھاؤنی ۲۳-۵۵ بجائے ۳-۲۰
پشاور چھاؤنی — دہلی	۴ ڈاؤن فرنٹیئر میل	روانگی از پشاور چھاؤنی ۶-۴۰ بجائے ۷-۳۰ آمد دہلی ۸-۰۰ بجائے ۳-۱۵
سہارنپور — لاہور	۵ اپ کلکتہ پنجاب میل	" سہارنپور ۵-۰۰ حسب معمول آمد لاہور ۱۲-۴۰ " ۱۳-۴۰
لاہور — سہارنپور	۵ ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل	" لاہور ۱۸-۳۵ بجائے ۱۸-۱۵ " سہارنپور ۲-۴۰ " ۲-۱۵
سہارنپور — لاہور	۱۷ اپ ہوڑہ ایکسپریس	" سہارنپور ۲-۰۵ " " لاہور ۱۱-۰۵ " ۷-۳۰
دہلی — پشاور چھاؤنی	۵۷ اپ بمبئی ایکسپریس	" دہلی ۷-۴۵ " " پشاور چھاؤنی ۱۱-۴۰ بجائے ۱۲-۲۰
پشاور چھاؤنی — دہلی	۵۸ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس	" پشاور چھاؤنی ۱۲-۵۰ بجائے ۱۶-۱۵ " دہلی ۲۴-۰۰ " ۲۱-۰۵
دہلی — لاہور براستہ بھٹنڈہ	۱۵ اپ پنجاب میل	" دہلی ۲۱-۴۵ حسب معمول " لاہور ۸-۲۰ " ۸-۵۰
لاہور — دہلی	۱۶ ڈاؤن پنجاب میل	" لاہور ۲۰-۴۵ بجائے ۲۰-۱۵ " دہلی ۷-۳۰ " ۷-۴۰
کراچی — لاہور	۷ اپ کراچی میل	" کراچی شہر ۱۵-۴۰ " ۱۵-۱۰ " لاہور ۱۷-۵۰ " ۱۶-۴۰
لاہور — کراچی	۸ ڈاؤن کراچی میل	" لاہور ۹-۳۵ " ۹-۳۰ " کراچی شہر ۱۱-۴۰ " ۱۲-۰۰
کراچی — کوئٹہ	۹ اپ کوئٹہ میل	" کراچی شہر ۱۲-۱۵ " ۱۲-۰۵ " کوئٹہ ۱۲-۳۰ " ۱۲-۴۵
کوئٹہ — کراچی	۱۰ ڈاؤن کوئٹہ میل	" کوئٹہ ۱۱-۴۵ " ۱۰-۵۰ " کراچی شہر ۱۵-۵۰ " ۱۵-۴۰
کراچی — راولپنڈی	۱۹ اپ سندھ ایکسپریس	" کراچی شہر ۷-۴۰ " ۷-۱۰ " راولپنڈی ۲۱-۰۰ " ۲۲-۲۰
راولپنڈی — کراچی	۲۰ ڈاؤن سندھ ایکسپریس	" راولپنڈی ۸-۱۰ " ۸-۰۵ " کراچی شہر ۲۱-۲۰ " ۲۱-۵۵
راولپنڈی — ملتان چھاؤنی	۵۹ اپ / ۴۲ ڈاؤن / ۵۹ اپ	راولپنڈی اور بسال کے درمیان چلنی بند ہو جائیں گی
ملتان چھاؤنی — راولپنڈی	۶۶ ڈاؤن / ۴۳ اپ / ۶۶ ڈاؤن	بسال " راولپنڈی " " " "
بسال — کیمبل پور	۲۲۹ اپ	بسال " کیمبل پور کے درمیان چلنی بند ہو جائے گی
کیمبلپور — بسال	۲۳۰ ڈاؤن	کیمبلپور " بسال " " " "
امرتسر — سیالکوٹ	۳۰۴ ڈاؤن	نارووال " سیالکوٹ " " " "
نارووال — چک امرو	۳۱۳ اپ	نارووال " چک امرو " " " "
چک امرو — نارووال	۳۱۴ ڈاؤن	چک امرو " نارووال " " " "
بمبئی سنٹرل — لاہور	۲۳ اپ لاہور ایکسپریس	بمبئی سنٹرل اور راولپنڈی کے درمیان بطور راولپنڈی ایکسپریس چلنی بند ہو جائے گی۔
لاہور — بمبئی سنٹرل	۲۴ ڈاؤن لاہور ایکسپریس	راولپنڈی اور بمبئی سنٹرل " " " "
لاہور — راولپنڈی	۳۵ اپ ایکسپریس	لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چلنی بند ہو جائے گی
راولپنڈی — لاہور	۳۶ ڈاؤن ایکسپریس	راولپنڈی اور لاہور " " "
راولپنڈی — ملتان چھاؤنی	۵۹ اپ / ۴۲ ڈاؤن پسنجر	کیمبل پور اور ملتان چھاؤنی کے درمیان چلے گی
ملتان چھاؤنی — راولپنڈی	۶۶ ڈاؤن / ۶۳ اپ پسنجر	ملتان چھاؤنی اور کیمبلپور " " "
کوہاٹ چھاؤنی — جنڈ	۲۲۷ اپ پسنجر	کوہاٹ چھاؤنی اور راولپنڈی " " "
جنڈ — کوہاٹ چھاؤنی	۲۲۸ ڈاؤن پسنجر	راولپنڈی اور کوہاٹ چھاؤنی " " "
داؤدخیل — ماڑی انڈس	۲۱۹ اپ پسنجر	راولپنڈی اور ماڑی انڈس " " "
ماڑی انڈس — داؤدخیل	۲۲۰ ڈاؤن پسنجر	ماڑی انڈس اور راولپنڈی " " "
امرتسر — چک امرو	۳۰۲ ڈاؤن پسنجر	امرتسر اور سیالکوٹ " " "
لاہور — شورکوٹ روڈ	۷۳ اپ پسنجر	لاہور اور جھنگ مگھیانہ " " "
شورکوٹ روڈ — لاہور	۷۴ ڈاؤن پسنجر	جھنگ مگھیانہ اور لاہور " " "

۲- مزید گاڑیاں

الف:- بالکل نئی چلائی جائیں گی

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
	سٹیشن جن کے درمیان جاری کی گئی ہیں:-			
۲۹ اپ	پٹھانکوٹ	۳۵ — ۹	لاہور	۴۵ — ۱۳
۳۰ ڈاؤن	لاہور	۲۰ — ۲۲	پٹھانکوٹ	۳۰ — ۲
۲۷۱ اپ	کھیوڑہ	۰ — ۶	ملکوال	۲۵ — ۷
۲۷۲ ڈاؤن	ملکوال	۵۰ — ۲۱	کھیوڑہ	۵ — ۲۳
۲۰۱ اپ	جالندھر شہر	۱۰ — ۱۸	فیروزپور چھاؤنی	۵۰ — ۲۱
۲۰۲ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	۱۶ — ۶	جالندھر شہر	۵۰ — ۹
۳۵۳ اپ	نکودر	۵ — ۱۰	جالندھر شہر	۵ — ۱۱
۳۸۲ ڈاؤن	جالندھر شہر	۳۵ — ۱۱	نکودر	۳۴ — ۱۲
۲۷۵ اپ	نکودر	۴۰ — ۱۲	لوہیاں خاص	۳۷ — ۱۳
۲۷۶ ڈاؤن	لوہیاں خاص	۵ — ۹	نکودر	۵۹ — ۹
۴۷۵ اپ	ید عیدن	۰ — ۴	محراب پور	۴۰ — ۶
۴۷۶ ڈاؤن	محراب پور	۲۵ — ۷	ید عیدن	۱۰ — ۱۰

ب- گاڑیوں کی آمد و رفت میں اضافہ

مندرجہ ذیل گاڑیاں ہفتہ میں تین دفعہ کی بجائے روزانہ چلا کریں گی:-

- ۱۸۷ اپ از کوئٹہ تا چمن
- ۱۸۸ ڈاؤن از چمن تا کوئٹہ
- ۲۵۵ اپ از سبی تا ہرنائی
- ۲۵۶ ڈاؤن از ہرنائی تا سبی
- ۴۹۹ اپ از بوستان تا فورٹ سنڈیمن
- ۵۰۰ ڈاؤن از فورٹ سنڈیمن تا بوستان

۳- ایڈیشنل تھرو سروس کیرج ـــــ (ADDITIONAL THROUGH SERVICE CARRIAGES)

از سٹیشن - تا سٹیشن	درجہ	ٹرین جس کے ساتھ مہیا کیا گیا	اوقات
راولپنڈی - ملتان چھاؤنی	بوگی درجہ اول، دوم و درمیانہ	۲۱۹ اپ / ۲۲۲ ڈاؤن	روانگی از راولپنڈی ۳۰-۲۱ آمد ملتان چھاؤنی ۱۱-۱۸
ملتان چھاؤنی - راولپنڈی	بوگی درجہ تیسرا (پوسٹل کمپارٹمنٹ)	۲۴ ڈاؤن	روانگی از ملتان چھاؤنی ۲۵-۷ آمد راولپنڈی ۴۰-۶
دہلی — جموں توی	״ ״ ״	۱۶۳ اپ / ۱۲۱ اپ	روانگی از دہلی ۰-۸ آمد جموں توی ۳۵-۶
جموں توی — دہلی	״ ״ ״	۶۳/۲۲۷ / ۲۲۶	״ جموں توی ۰-۲۱ ״ دہلی ۳۵-۲۱
لاہور — جموں توی	بوگی درجہ درمیانہ و تیسرا	۲۳ اپ / ۲۹۵ اپ	״ لاہور ۳۵-۲۱ ״ جموں توی ۳۵-۶
جموں توی — لاہور	״	۲۹۶ ڈاؤن / ۲۴ ڈاؤن	״ جموں توی ۰-۲۱ ״ لاہور ۳۵-۶
لاہور — کھیوڑہ	بوگی درجہ اول و دوم	۲۳ اپ / ۲۹۵ اپ	״ لاہور ۲۵-۲۱ ״ کھیوڑہ ۱۵-۱۰
کھیوڑہ — لاہور	״	۲۹۶ ڈاؤن / ۲۴ ڈاؤن	״ کھیوڑہ ۳۰-۱۶ ״ لاہور ۳۵-۹
	چار پہیوں والی بوگی درجہ اول و دوم	۱۲۳ اپ / ۹۰ ڈاؤن / ۲۶۲ ڈاؤن	
	״ ״ ״	۲۶۱ اپ / ۸۹ اپ / ۲۴ ڈاؤن	

۴- مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء اور یکم مئی ۱۹۳۶ء کی درمیانی رات سے مندرجہ ذیل گاڑیاں حسب ذیل طریقہ پر چلیں گی:-

۱- بمبئی سنٹرل سے لاہور مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۲۰-۵ پر پہنچنے والی ۲۳ اپ لاہور ایکسپریس ۲۵-۱۱ پر چلے گی اور لاہور سے راولپنڈی تک راولپنڈی ایکسپریس کے نام سے ۲۵ اپ ایکسپریس کی جگہ جائیگی۔

۲- ۲۴ ڈاؤن لاہور ایکسپریس راولپنڈی سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو بوقت ۱۰-۲۱ راولپنڈی ایکسپریس کے نام سے چلے گی اور بمبئی سنٹرل تک راولپنڈی لاہور کے درمیان ۲۶ ڈاؤن ایکسپریس کی جگہ جائیگی۔

۳- ۲۲۰ ڈاؤن جنڈ کی بجائے راولپنڈی سے ۲۲۵ اپ / ۲۲۸ ڈاؤن کے نام سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۴۵-۲۲ پر چلے گی۔ اور نئے اوقات کے مطابق کوہاٹ چھاؤنی تک جائے گی۔

۴- ۲۱۹ اپ داؤد خیل کی بجائے راولپنڈی سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۳۰-۲۱ پر چلے گی ماڑی انڈس تک ۲۱۹ اپ / ۲۲۲ ڈاؤن / ۲۱۹ اپ کے نام سے جائے گی۔

۵- ۱۵۹ اپ / ۴۶ ڈاؤن راولپنڈی کی بجائے کیمبلپور سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۰-۲۳ پر ۴۶ ڈاؤن / ۱۴۹ اپ کے نام سے چلے گی اور نئے اوقات کے مطابق ملتان چھاؤنی تک جائیگی۔

۶- راولپنڈی سے بل ۱۵۹ اپ / ۴۶ ڈاؤن بوقت ۰-۲۰ اور کیمبلپور سے بل ۲۳۰ ڈاؤن بوقت ۵-۲۱ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو نہیں چلیں گی۔

۷- کوہاٹ چھاؤنی سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۰-۲۱ پر چلنے والی ۲۲۷ اپ راولپنڈی تک ۲۲۷ اپ / ۲۲۶ ڈاؤن کے نام سے جائے گی۔

۸- ۲۲۰ ڈاؤن ماڑی انڈس سے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۳۵-۱۹ پر چلے گی۔ اور نئے اوقات کے مطابق ۲۲۰ ڈاؤن / ۲۲۱ اپ / ۲۲۰ ڈاؤن کے نام سے راولپنڈی تک جائیگی۔

۹- مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو بوقت ۳۰-۱۴ بھکر پہنچنے والی ۶۶ ڈاؤن / ۱۶۳ اپ ۵-۱۴ پر وہاں سے چلے گی۔ اور راولپنڈی کی بجائے کیمبلپور تک تھرو نئے اوقات کے مطابق جائے گی۔

۱۰- یکم مئی ۱۹۳۶ء سے عمل میں آنیوالے ٹائم ٹیبل تمام ریلوے بک سٹالوں سے موازی چھ آنے کی قیمت پر دستیاب ہوسکیگا۔

چیف آپریٹنگ آفیسر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پیرس ۲۶ اپریل آج پیرس میں وزراء خارجہ کی کانفرنس لکسمبرگ محل میں شروع ہوئی۔ روسی وزیر خارجہ مولوٹوف بھی اس میں شریک ہو رہے ہیں

ہیگ ۲۶ اپریل۔ انڈونیشین ری پبلک کے تینوں نمائندے ولندیزی حکومت سے مسلسل دس روز کی طویل گفتگو کے بعد انتہائی مایوسی کی حالت میں بٹاویہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ولندیزی حکومت نے انڈونیشیا کی موجودہ ری پبلک کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے

قاہرہ ۲۶ اپریل مصر سے اطالوی فوجوں کا اخراج موسم گرما کے اواخر تک ہو جائیگا لیکن بعض حلقوں میں یقینی طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جب تک برطانیہ کو یورپ میں امن کا یقین نہیں ہوتا۔ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجیں نہیں ہٹائی جائیں گی

نئی دہلی ۲۶ اپریل ونا و آکشن اور ہندوستانی لیڈروں میں جو مذاکرات جاری ہیں اب نہایت ہی نازک مرحلہ میں داخل ہو گئے ہیں اب وزارتی مشن کے ارکان وائسرائے سے ان تجاویز کے بارے میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں جنہیں وہ ہندوستانی لیڈروں کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آج صبح انہوں نے وائسرائے سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد وہ اپنی تجاویز ہندوستانی زعماء کے سامنے رکھیں گے۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی سنٹرل سٹرائیک کمیٹی نے یکم مئی کو صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک عام ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل اتحادی اقوام کے فوڈ بورڈ نے ہندوستانی غذائی وفد کے اس بیان کی دوبارہ تردید کر دی ہے کہ بورڈ نے ہندوستان کیلئے چودہ لاکھ ٹن غلہ کو نامنظور کیا ہے ہندوستانی غذائی وفد کے ایک ممبر سر سری لال نے آج ایک بیان دیا کہا کہ میں امریکہ سے مایوس ہو کر جا رہا ہوں۔ کیونکہ حکومت امریکہ ہندوستان میں متوقع قحط کا احساس کرنے سے قاصر رہی ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ فوڈ بورڈ ایک کمزور انجمن ہے جو اپنے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتی اگر امریکہ کو خوراک کی برآمد میں کمی کرنی مقصود تھی۔ تو یہ کمی خاص تناسب سے سب ممالک کے کوٹا میں سے ہونی چاہئے تھی۔

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ ایک اعلیٰ برطانوی فوجی افسر نے اس خیال کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ جنگ کے جدید ترین اسلحہ جات کی موجودگی میں نہر سویز کی حفاظت کے لئے مصر کو زیادہ فوج رکھنے کی ضرورت ہے آپ نے کہا۔ فوجی نقطہ نگاہ سے اب یہ سوال ہی نہیں رہا۔ کہ برطانیہ کی مصر میں کس قدر فوج موجود رہنی چاہیئے۔ سوال صرف یہ ہے کہ برطانیہ مصر میں اپنی فوجیں رکھنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہماری تمام فوجیں آج ہی واپس جانے کو تیار ہیں

لکھنؤ ۲۵ اپریل۔ یو۔ پی اسمبلی کا بجٹ سیشن مئی میں بمقام نینی تال منعقد ہو گا حکومت نے فضائی فوج کو عمارات خالی کر دینے کا نوٹس دے دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل برطانوی وزارت نے کل رات کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ برطانیہ میں خوراک کا راشن جاری نہ کیا جائے۔ عنقریب سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا

لاہور ۲۵ اپریل سونا ۹۷ روپے ۸ چاندی ۱۶۴ روپے۔ پونڈ ۷۶ روپے۔

امرتسر ۲۵ اپریل سونا ۹۹ روپے ۱۲ چاندی ۱۶۵ روپے پونڈ ۷۴ روپے۔

پونہ ۲۵ اپریل مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے دوران گفتگو میں کہا۔ وقت بہت نازک ہے۔ عوام کو ہر وقت پولیس یا غنڈہ راج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور ایسی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر گاؤں اور محلہ میں ڈیفنس کمیٹیاں بنائی جانی چاہئیں

روم ۲۵ اپریل۔ اطالوی پولیس تفتیش کے بعد اس نظریہ پر پہنچی ہے کہ مسولینی کی نعش کو اڑانے والے سابق آرگنائزیشن بریگیڈ کے وہ ممبر ہیں جو مشمالی افریقہ میں جرمنوں کے رفیق بن کر اتحادیوں کے خلاف نبرد آزما ہوئے تھے۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ آزاد ہند فوج کے کرنل احسان قادر کل یکم مئی کو رہا کر دیئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ روس کے پاس اس وقت ساٹھ لاکھ مسلح فوج ہے۔ اور مزید ۱۵ لاکھ اشخاص کو ٹریننگ دینے میں کوشاں ہے

سان فرانسسکو ۲۵ اپریل۔ امریکہ کے کامرس سیکرٹری نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ مجھے روس کے خلاف جنگ کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ کیونکہ نہ روس آمادہ ہے اور نہ امریکہ تیار۔ مگر افسوس ہے کہ دونوں ممالک کے جاسوس ایک دوسرے کے ملک میں گھسے ہوئے ہیں۔ جو امن کے منافی ہے

دہلی ۲۵ اپریل۔ لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں سے مزید گورہ فوجیں ہندوستان آ رہی ہیں۔ جب اس کے متعلق انڈیا آفس کے ترجمان سے دریافت کیا گیا۔ تو اس نے جواب دیا "فوجیں جاتی آتی رہتی ہیں"

واشنگٹن ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ سٹالن نے مسٹر ٹرومین کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر امریکہ آنا منظور کر لیا ہے

لاہور ۲۵ اپریل۔ حکومت پنجاب نے راشننگ کے رقبہ کے لئے ایک لاکھ ۲۷ ہزار گندم کی بوریاں خریدی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ لنڈن کے تمام اخبارات نے ہندوستان میں خوراک کی قلت اور قحط کے حالات کو متفقہ طور پر نمایاں حیثیت میں شائع کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ساڑھے لاکھ ٹن گندم کا پورا کوٹا ہندوستان کو مہیا نہ کیا گیا۔ تو ایک کروڑ سے ڈیڑھ کروڑ تک ہندوستانی بھوک سے مر جائیں گے

لاہور ۲۵ اپریل۔ صوبہ پنجاب میں کم از کم پانچ لاکھ مسلم نیشنل گارڈ بھرتی کرنے کے لئے سردار شوکت حیات خان عنقریب وزارت سے مستعفی ہونے والے فوجیوں اور آزاد ہند فوج کے مسلمان افسروں اور سپاہیوں کی ایک کانفرنس بلا رہے ہیں

پشاور ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ آزاد قبائل کے مختلف سرداروں نے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت کرنے کا اظہار کیا ہے۔

مدراس ۲۵ اپریل۔ مدراس لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ انہیں کانگرس پارٹی کی طرف سے وزارت میں شامل ہونے کی کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے ایک بیان میں کہا کہ آئندہ کوئی عالمگیر جنگ رونما نہ ہو گی۔ روس۔ انگلستان اور امریکہ کے درمیان جو لفظی جنگ جاری ہے وہ ایک معمولی تنازعہ ہے جو بالعموم خاندانوں کے مابین ہوا کرتا ہے۔

رنگون ۲۵ اپریل۔ آئندہ چند دن کے اندر اندر تین ہزار سے زائد ہندوستانی عازم ہند ہونے والے ہیں

لکھنؤ ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ان تمام لیڈروں کو جنہوں نے وزارتی وفد کی دعوت پر اس سے ملاقات کی اور دہلی میں قیام کیا۔ بیس روپیہ روزانہ کے حساب سے رقم ادا کی جائے گی۔ مصارف سفر اس کے علاوہ ہوں گے۔

لاہور ۲۵ اپریل سیکرٹری سول سپلائی حکومت پنجاب نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت عنقریب لدھیانہ۔ انبالہ جالندھر۔ سیالکوٹ اور ملتان کے شہروں میں بھی راشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

نیو یارک ۲۵ اپریل معلوم ہوا ہے کہ جنرل میکارتھر نے امریکن گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ جاپان میں قحط کا شدید خطرہ درپیش ہے۔ اس لئے یا تو فوراً گندم بھیجی جائے۔ یا حالات پر قابو پانے کے لئے فوج بھیجی جائے۔

لاہور ۲۵ اپریل پنجاب اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ نے مسلم لیگی ممبران اسمبلی کو اطلاع دی ہے کہ وہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایڈوائزری کمیٹی میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ مسلم لیگ پارٹی کسی سرکاری کام میں بھی کوئی پارٹی کے نمائندوں سے تعاون نہیں کریگی

سڈنی ۲۵ اپریل سنگاپور سے ایک جہاز چار لاکھ ٹن گندم لے کر ہندوستان روانہ ہو گیا ہے۔ ۳۲ ہزار ٹن گندم۔ اور ۵ لاکھ ہزار ٹن آٹا نو جہازوں میں لادا جا رہا ہے۔